زیرِ نظر کتاب میں آپ کی ایسی ہی تحریروں کو جمع کیا گیا ہے۔ کتاب پر مشہور کتاب نواز شخصیت مولانا عبدالقیوم حقانی نے پیش لفظ تحریر فرمایا ہے۔ خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ کتاب دیدہ زیب طباعت سے مزیّن ہے۔

● **اسلامی معاشرہ کے لازمی خدّ وخال افادات: شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ**

جمع وترتیب: مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی ملنے کا پتہ: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ خالق آباد۔ نوشہرہ۔ ضخامت: ۴۰۰ صفحات

ذخیرۂ حدیث میں حضرت امام ترمذی کی الجامع السنن کی اہمیت غیر معمولی ہے۔ آپ کی یہ کتاب صحاحِ ستّہ میں شمار کی جاتی ہے۔ اپنی منفرد اور گوناگوں خصوصیات کی بنا پر اس کتاب کو ہمیشہ سے علما کی خدماتِ شرح وتحشیہ حاصل رہی ہیں۔ درسِ نظامی میں شامل یہ کتاب اُن چند کتابوں میں سے ہے جو استاذ وتلمیذ کی خصوصی توجہات کا مرکز بنتی ہیں۔

برِصغیر پاک وہند کے علمائے حدیث کو بھی اس بابرکت کتاب کی خدمتِ شرح وبیان کی توفیق ارزاں ہوتی رہی ہے، چنانچہ العرف الشذی، الکوکب الدری، معارف السنن وغیرہ اسی خوبصورت سفر کے اہم مراحل ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی اسی مبارک سلسلے کی ایک سنہری کڑی ہے۔ جس میں سنن ترمذی شریف کے ابواب البرّ والصلہ کی املائی تقریر وافادات کو جمع کیا گیا ہے۔ مدرّسِ ذی شان مولانا سمیع الحق نے ملک کی معروف دینی درسگاہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں ترمذی شریف کا درس ارشاد فرمایا اور اُن کے سعادت مند تلمیذ مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی نے اس درس کو قلمبند کر، ترتیب دے کر مولانا عبد القیوم حقانی کے سپرد کر دیا جو کتاب نوازی وکتاب پروری میں اپنا تعارف آپ ہیں۔

فاضل مدرس مولانا سمیع الحق اپنی سیاسی وعمرانی مصروفیات کے حوالے سے دنیا بھر میں مشہور ومعروف ہیں لیکن اس کتاب کے ذریعے اہلِ علم اور عوام کو اُن کی شخصیت کے علمی پہلو اور اُن کی اس محدثانہ شان سے آگاہ اور پھر مستفید ہونے کا موقع ملے گا جو کہ ابھی تک کسی قدر معرضِ خفا میں تھی۔ اردو دان علمی حلقے فاضل مرتّب اور ناشر کی اس علمی خدمت پر شکرگزار رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی محنت کو قبول فرمائیں۔

● **ماہنامہ ''انوارِ اسلام'' (حیاتِ شادؒ نمبر) بیادحضرت مولانا محمد اشرف شاد رحمۃ اللہ علیہ**

مدیرِ اعلیٰ: مولانا مفتی محمد احمد انور۔ ضخامت: ۵۰۴ صفحات۔ قیمت: ۲۰۰ اعلیٰ، ۱۷۰ ادنیٰ (اشاعتِ خصوصی)

رابطہ: مرکزِ علم وعمل جامعہ اشرفیہ، مان کوٹ ضلع خانیوال

حضرت الاستاذ مولانا محمد اشرف شاد نور اللہ مرقدہ بہت سی عجیب اور فی زمانہ نادر خصوصیات کے حامل بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا اُن پر خاص انعام اُن کا بے مثل اور شہرۂ آفاق اندازِ تدریس وتفہیم تھا جو مدارسِ دینیہ میں اُن کا ذاتی کا تعارف بن گیا۔ حضرت الشیخ کو حینِ حیات میں ہی بجا طور پر امام الصرف والنحو کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا۔ آں موصوف کے درس میں غبی سے غبی طالب علم بھی کچھ حاصل کر کے اُٹھتا تھا۔ ان سطور کے ہیچ مدان راقم کو یاد ہے کہ حضرت کی درس گاہ سے پہلے دن نکلتے ہوئے سوچا تھا کہ آج استاذ کے منصب کی حجت تام ہوگئی اور آج کے بعد علم حاصل نہ کرنے کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ حضرت الاستاذ نے آبادی سے دور دیہات میں ڈیرہ لگایا جہاں کا علمی ماحول قرونِ مشہود لہا بالخیر کی